



(والدین پر) اولاد کے حقوق کے بارے میں نذیل

مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد

تصنیف لطیف:-

قدس سرہ العزیز

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد

(والدین پر) اولاد کے حقوق کے

بارے میں قندیل

تصنیف: لطیف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی
www.alahazratnetwork.org

یش کش:

اعلیٰ حضرت فیث ورک

برائے:

www.alahazratnetwork.org

نام کتاب	:	مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد
تصنیف	:	اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
کمپوزنگ	:	راؤ فضل الہی رضا قادری
ٹائٹل و ویب لے آؤٹ	:	راؤ ریاض شاہد رضا قادری
زیر سرپرستی	:	راؤ سلطان مجاہد رضا قادری

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

www.alahazratnetwork.org

مسئلہ:-

از سورون ضلع لیٹہ محلہ ملک زادگان مرسلہ مرزا حامد حسن صاحب ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۰ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ باپ پر بیٹے کا کس قدر حق ہے، اگر ہے اور وہ ادا نہ کرے تو اس کے
واسطے کیا حکم شرعی ہے؟ مفصل طور پر ارقام فرمائیے۔ بینوا تو جروا (بیان فرمائیے اجر پائیے)۔

الجواب

اللہ عزوجل نے اگرچہ والد کا حق ولد پر نہایت اعظم بتایا یہاں تک کہ اپنے حق کے برابر اس کا ذکر فرمایا کہ ان
اشکر لی ولو الدیک (القرآن الکریم ۱۳/۳۱) حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ مگر ولد کا حق بھی والد پر عظیم رکھا ہے کہ
ولد مطلق اسلام پھر خصوص جوار پھر خصوص قرابت، پھر خصوص عیال، ان سب حقوق کا جامع ہو کر سب سے زیادہ خصوصیت
خاصہ رکھتا ہے، اور جس قدر خصوص بڑھتا جاتا ہے حق آشد و آکد ہوتا جاتا ہے۔ علمائے کرام نے اپنی کتب جلیلہ مثل احیاء العلوم
وعین العلوم و مدخل و کیمیائے سعادت و ذخیرۃ الملوک وغیرہا میں حقوق ولد سے نہایت مختصر طور پر کچھ تعرض فرمایا مگر میں صرف
احادیث مرفوعہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ کرتا ہوں فصل الہی جل و علا سے امید کہ فقیر کی یہ چند حرفی تحریر ایسی نافع و
جامع واقع ہو کہ اس کی نظیر کتب مطولہ میں نہ ملے اس بارہ میں جس قدر حدیثیں بحمد اللہ تعالیٰ اس وقت میرے حافظہ و نظر میں
ہیں انھیں بالتفصیل مع تخریجات لکھے تو ایک رسالہ ہوتا ہے اور غرض صرف افادہ احکام لہذا اسر دست فقط وہ حقوق کہ یہ حدیثیں
ارشاد فرما رہی ہیں کمال تلخیص و اختصار کے ساتھ شمار کروں، وباللہ التوفیق:

(۱) سب سے پہلا حق وجود اولاد سے بھی پہلے یہ ہے کہ آدمی اپنا نکاح کسی رذیل قوم کم قوم سے نہ کرے کہ بری رگ
ضرور رنگ لاتی ہے۔

(۲) دیندار لوگوں میں شادی کرے کہ بچہ پر نانا و ماموں کی عادات کا بھی اثر پڑتا ہے۔

(۳) زنگیوں حبشیوں میں قرابت نہ کرے کہ ماں کا سیاہ رنگ بچے کو بد نما نہ کر دے۔

(۴) جماع کی ابتداء بسم اللہ سے کرے ورنہ بچہ میں شیطان شریک ہو جاتا۔

(۵) اس وقت شرمگاہ زن پر نظر نہ کرے کہ بچے کے اندھا ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۶) زیادہ باتیں نہ کرے کہ گونگے یا تو تلے ہونے کا خطرہ ہے

(۷) مردوزن کپڑا اوڑھ لیس جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے کے بے حیا ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۸) جب بچہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان بائیں میں تکبیر کہے کہ خلل شیطان وام الصبیان سے بچے۔

- (۹) چھوہار وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈالے کہ حلاوت اخلاق کی فال حسن ہے۔
- (۱۰) ساتویں اور نہ ہو سکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے، دختر کے لئے ایک پسر کے لئے دو کہ اس میں بچے کا گویا رہن سے چھڑانا ہے۔
- (۱۱) ایک ران دائی کو دے کہ بچہ کی طرف ست شکرانہ ہے۔
- (۱۲) سر کے بال اتروائے۔
- (۱۳) بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔
- (۱۴) سر پر زعفران لگائے۔
- (۱۵) نام رکھے یہاں تک کہ کچے بچے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ عزوجل کے یہاں شاکی ہوگا۔
- (۱۶) برانا نام نہ رکھے کہ بد فال بد ہے۔
- (۱۷) عبد اللہ، عبد الرحمن، احمد، حامد وغیرہ با عبادت و حمد کے نام یا انبیاء اولیاء یا اپنے بزرگوں میں جو نیک لوگ گزرے ہوں ان کے نام پر نام رکھے کہ موجب برکت ہے خصوصاً نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس مبارک نام کی بے پایاں برکت بچہ کے دنیا و آخرت میں کام آتی ہے۔ www.alahazratnetwork.org
- (۱۸) جب محمد نام رکھے تو اس کی تعظیم و تکریم کرے۔
- (۱۹) مجلس میں اس کے لئے جگہ چھوڑے۔
- (۲۰) مارنے برا کہنے میں احتیاط کرے۔
- (۲۱) جو مانگے بروجہ مناسب دے۔
- (۲۲) پیار میں چھوٹے لقب، بقدر نام نہ رکھے کہ پڑا ہوا نام مشکل سے چھوٹتا ہے۔
- (۲۳) ماں خواہ نیک دایہ نمازی صالحہ شریف القوم سے دو سال تک دودھ پلوائے۔
- (۲۴) رذیل یا بد فعال عورت کے دودھ سے بچائے کہ دودھ طبیعت کو بدل دیتی ہے۔
- (۲۵) بچے کا نفقہ اس کی حاجت کے سب سامان مہیا کرنا خود واجب ہے جن میں حفاظت بھی داخل۔
- (۲۶) اپنے حوائج و ادائے واجبات شریعت سے جو کچھ بچے اس میں عزیزوں قریبوں محتاجوں غریبوں سب سے پہلے حق عیال و اطفال کا ہے جو ان سے بچے وہ اوروں کو پہنچے۔
- (۲۷) بچہ کو پاک کمائی سے روزی دے کہ ناپاک مال ہی ناپاک عادتیں ڈالتا ہے۔
- (۲۸) اولاد کے ساتھ تنہا خوری نہ برتے بلکہ اپنی خواہش کو ان کی خواہش کے تابع رکھے جس اچھی چیز کو ان کا جی چاہے

انہیں دے کر ان کے طفیل میں آپ بھی کھائے زیادہ نہ ہو تو انہیں کھلائے۔

(۲۹) خدا کی ان امانتوں کے ساتھ مہر و لطف کا برتاؤ رکھے۔ انہیں پیار کرے بدن سے لپٹائے کندھے پر چڑھائے۔

(۳۰) ان کے ہنسنے کھیلنے بہلنے کی باتیں کرے ان کی دل جوئی، دلداری، رعایت و محافظت ہر وقت حتیٰ کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔

(۳۱) نیا میوہ نیا پھل پہلے انہیں دے کہ وہ بھی تازہ پھل ہیں نئے کو نیا مناسب ہے۔

(۳۲) کبھی کبھی حسب ضرورت انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز شرعاً جائز ہے دیتا رہے۔

(۳۳) بہلانے کے لئے جھوٹا وعدہ نہ کرے بلکہ بچہ سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کے پورا کرنا کا قصد رکھتا ہو۔

(۳۴) اپنے چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر و یکساں دے، ایک کو دوسرے پر فضیلت دینی ترجیح نہ دے۔

(۳۵) سفر سے آئے تو ان کے لئے ضرور کچھ تحفے لائے۔

(۳۶) بیمار ہو تو علاج کرے۔

(۳۷) حتیٰ الامکان سخت و موذی علاج سے بچائیے۔

(۳۸) زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر پورا کلمہ لا الہ الا اللہ پھر پورا کلمہ بسم اللہ سکھائے۔

(۳۹) جب تمیز آئے ادب سکھائے کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم،

ماں باپ، استاذ اور دختر کو شوہر کے بھی اطاعت کے طرق و آداب بتائے۔

(۴۰) قرآن مجید پڑھائے۔

(۴۱) استاد نیک صالح، متقی، صحیح العقیدہ سن رسیدہ کے سپرد کرے اور دختر کو نیک پار سا عورت سے پڑھوائے۔

(۴۲) بعد ختم قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔

(۴۳) عقائد اسلام و سنت سکھائے کہ لوح سادہ فطرت اسلامی و قبول حق پر مخلوق ہے اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہوگا۔

(۴۴) حضور اقدس رحمت عالم ﷺ کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصل ایمان و عین ایمان ہے۔

(۴۵) حضور پر نور ﷺ کے آل و اصحاب و اولیاء و علماء کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصل سنت و زیور ایمان بلکہ باعث

بقائے ایمان ہے۔

(۴۶) سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید کر دے۔

(۴۷) علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل تو کل قناعت، زہد اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا،

سلامت صدور و لسان، وغیرہا خوبیوں کے فضائل حرص و طمع حب دنیا حب جاہ، ریا عجب، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت

، حسد، کینہ وغیرہ برائیوں کے رذائل پڑھائے۔

(۴۸) پڑھانے سکھانے میں رفیق و نرمی ملحوظ رکھے۔

(۴۹) موقع پر چشم نمائی تنبیہ تہدید کرے مگر کوسنا نہ دے کہ اس کا کوسنا ان کے لئے سبب اصلاح نہ ہوگا بلکہ اور زیادہ افساد کا

اندیشہ ہے۔

(۵۰) مارے تو منہ پر نہ مارے۔

(۵۱) اکثر اوقات تہدید و تخویف پر قانع رہے کوڑا چٹی اس کے پیش نظر رکھے کہ دل میں رعب رہے۔

(۵۲) زمانہ تعلیم میں ایک وقت کھیلنے کا بھی دے کہ طبیعت نشاط پر باقی رہے۔

(۵۳) مگر زہار زہار بری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یار بد مار بد سے بہتر ہے۔

(۵۴) نہ ہرگز ہرگز بہار دانش، مینا بازار، مثنوی غنیمت وغیرہ کتب عشقیہ و غزلیات فسقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی جدھر

جھکائے جھک جاتی ہے۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۃ یوسف کا ترجمہ نہ پڑھایا جائے کہ اس میں مکرزنان کا ذکر

فرمایا ہے، پھر بچوں کو خرافات شاعرانہ میں ڈالنا کب بجا ہو سکتا ہے۔

(۵۵) جب دس برس کا ہو نماز مار کر پڑھائے۔ www.alahazratnetwork.org

(۵۶) اس عمر سے اپنے خواہ کسی کے ساتھ نہ سلائے جدا بچھونے جدا پلنگ پر اپنے پاس رکھے۔

(۵۷) جب جوان ہو شادی کر دے، شادی میں وہی رعایت قوم و دین و سیرت و صورت ملحوظ رکھے۔

(۵۸) اب جو ایسا کام کہنا ہو جس میں نافرمانی کا احتمال ہو اسے امر و حکم کے صیغہ سے نہ کہے بلکہ برفیق و نرمی بطور مشورہ کہے

کہ وہ بلائے حقوق میں نہ پڑ جائے۔

(۵۹) اسے میراث سے محروم نہ کرے جیسے بعض لوگ اپنے کسی وارث کو نہ پہنچنے کی غرض سے کل جائیداد دوسرے وارث یا

کسی غیر کے نام لکھ دیتے ہیں۔

(۶۰) اپنے بعد مرگ بھی ان کی فکر رکھے یعنی کم از کم دو تہائی ترکہ چھوڑے ثلث سے زیادہ خیرات نہ کرے۔

یہ ساٹھ حق تو پسر و دختر سب کے ہیں بلکہ دو حق اخیر میں سب وارث شریک اور خاص پسر کے حقوق سے ہے کہ

اسے

(۶۱) لکھنا سکھائے۔

(۶۲) پیرنا سکھائے۔

(۶۳) سپہ گری سکھائے۔

(۶۴) سورہ مائدہ کی تعلیم دے۔

(۶۵) اعلان کے ساتھ اس کا ختنہ کرے۔

خاص دختر کے حقوق سے ہے کہ:

(۶۶) اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمت الہیہ جانے۔

(۶۷) اسے سینا پر دونا کا تنا کھانا پکانا سکھائے۔

(۶۸) سورہ نور کی تعلیم دے۔

(۶۹) لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ احتمال فتنہ ہے۔

(۷۰) بیٹیوں سے زیادہ دلجوئی رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

(۷۱) دینے میں انھیں اور بیٹوں کو کانٹے کی تول برابر رکھے۔

(۷۲) جو چیز دے پہلے انہیں دے کر پھر بیٹوں کو دے۔

(۷۳) نو برس کی عمر میں نہ اپنے پاس سلائے نہ بھائی وغیرہ کے پاس سونے دے۔

(۷۴) اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے۔ www.alahazratnetwork.org

(۷۵) شادی برات میں جہاں ناچ گانا ہو ہرگز نہ جانے دے اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو گانا سخت سنگین جادو

ہے۔

(۷۶) اور ان نازک شیشیوں کو تھوڑی ٹھیس بہت ہے بلکہ ہنگاموں میں جانے کی مطلق بندش کرے گھر کو ان پر زنداں

کردے بالا خانوں پر نہ رہنے دے۔

(۷۷) گھر میں لباس و زیور سے آراستہ کرے کہ پیام رغبت کے ساتھ آئیں۔

(۷۸) جب کفو ملے نکاح میں دیر نہ کرے۔

(۷۹) حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بیاہ دے۔

(۸۰) زنہار کسی فاسق فاجر خصوصاً بد مذہب کے نکاح میں نہ دے۔

یہ اسی ۸۰ حق ہیں کہ اس وقت کی نظر میں احادیث مرفوعہ سے خیال میں آئے ان میں اکثر تو مستحبات ہیں جن کے

ترک پر اصلاً مواخذہ نہیں۔۔۔۔۔ اور بعض اوقات آخرت میں مطالبہ ہو مگر دنیا میں بیٹے کے لئے باپ پر گرفت و جبر نہیں، نہ

بیٹے کو جائز کہ باپ سے جدال و نزاع کرے سوا چند حقوق کے کہ ان میں جبر حاکم و چارہ جوئی و اعتراض کو دخل ہے۔

اول:-

نفقہ کے باپ پر واجب ہو اور وہ نہ دے تو حاکم جبراً مقرر کرے گا، نہ مانے تو قید کیا جائے گا حالانکہ فروع کے اور کسی دین میں اصول مجبوس نہیں ہوتے۔

فی رد المختار عن الذخیرۃ لا یحبس والد وان علافی فی دین ولده وان
سفل الا فی النفقة لان فیہ اتلاف الصغیر (رد المختار کتاب الطلاق باب النفقة، دار
احیاء التراث العربی بیروت)

فتاویٰ شامی میں ذخیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے والد اپنے بیٹے کے قرض کے سلسلے میں قید
نہیں کیا جاسکتا خواہ سلسلہ نسب اوپر تک بلحاظ باپ اور نیچے تک بلحاظ بیٹا چلائے البتہ نان
نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں والد کو قید کیا جائے گا کیونکہ اس میں چھوٹے کی حق تلفی ہے

دوم:-

رضاعت کہ ماں کے دودھ نہ ہو تو دائی رکھنا، بے تنخواہ نہ ملے تو تنخواہ دینا، واجب نہ دے تو جبراً لی جائے گی جبکہ بچے
کا اپنا مال نہ ہو، یوہیں ماں بعد طلاق و مرد و عورت بے تنخواہ دودھ نہ پلائے تو اسے بھی تنخواہ دی جائے گی کما فی الفتح رد
المختار وغیرہما (جیسا کہ فتح اور رد المختار وغیرہ میں ہے۔)

سوم:-

حضانت کہ لڑکا سات برس، لڑکی نو برس کی عمر تک جن عورتوں مثلاً ماں نانی دادی ہیں خالہ پھوپھی کے پاس رکھے
جائیں گے، اگر ان میں کوئی بے تنخواہ نہ مانے اور بچہ فقیر اور باپ غنی ہے تو جبراً تنخواہ دلائے جائے گی کما او ضحہ فی رد
المختار (جیسا کہ رد المختار میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔)

چہارم:-

بعد انتہائے حضانت بچہ کو اپنی حفظ وصیانت میں لینا باپ پر واجب ہے اگر نہ لے گا حاکم جبر کرے گا کما فی رد
المختار عن شرح المجمع (جیسا کہ شرح المجمع سے رد المختار میں نقل کیا گیا ہے۔)

پنجم:-

ان کے لئے ترکہ باقی رکھنا کہ بعد تعلق حق ورثہ یعنی بحالت مرض الموت مورث اس پر مجبور ہوتا ہے یہاں تک کہ
ثلث سے زائد میں اس کی وصیت بے اجازت ورثہ نافذ نہیں۔

ششم:-

اپنے بالغ بچے پر خواہ دختر کو غیر کفو سے بیاہ دینا یا مہر مثل میں غبن فاحش کے ساتھ مثلاً دختر کا مہر مثل ہزار ہے پانسو پر نکاح کر دیا یا بہو کا مہر مثل پانسو ہے ہزار باندھ لینا یا پسر کا نکاح کسی باندی سے یا دختر کا نکاح کسی ایسے شخص سے جو مذہب یا نسب یا پیشہ یا افعال یا مال میں وہ نقص رکھتا ہو جس کے باعث اس سے نکاح موجب عار ہو ایک بار تو ایسا نکاح باپ کا کیا ہوا نافذ ہوتا ہے جبکہ نشہ میں نہ ہو مگر دوبارہ اپنے کسی نابالغ بچے کا ایسا نکاح کرے گا تو اصلاً صحیح نہ ہوگا کما قدمنا فی النکاح (جیسا کہ بحث نکاح میں ہم نے اسے پہلے بیان کر دیا ہے۔)

ہفتم:-

ختنہ میں بھی ایک صورت جبر کی ہے اگر کسی شہر کے لوگ چھوڑ دیں سلطان اسلام انھیں مجبور کریگا نہ مانیں گے تو ان پر جہاد فرمائے گا کما فی الدر المختار (جیسا کہ در مختار میں ہے۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ختم شد)

www.alahazratnetwork.org